سلفی علماء کرام
کے اردو تراجم

حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم

مختلف علماء کرام

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: مختلف مصادر۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ علی الحدادی حفظہ اللہ نے جب حدیث کی کتاب الأربعين في مذهب السلف پر شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے مقدمہ لکھنے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا:

”میں حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مقدم نہیں ہوسکتا، جس کے پاس حدیث ہی شرفِ قبولیت نہ رکھے تو اسے کوئی چیز بھی فائدہ نہیں دے سکتی، ایسے شخص کے تو دل میں ہی مرض ہے“۔

شیخ علی الحدادی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

آپ کا یہ فرمان سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کے تعلق سے ایک عظیم درس ہے۔

شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے رسالے اصول السنۃ میں آپ کے اس فرمان: ”اس (سنت) کے لیے مثالیں بیان نہیں کی جاتیں“ کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی اگر نص آجائے تو اس کے آگے سر تسلیم خم کردیں:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء: 65)

(نہیں ہرگز نہیں آپ کے ربّ کی قسم یہ لوگ ایمان والے نہیں ہوسکتے جب تک آپ کو حاکم (فیصلہ کرنے والا) ہر اس چیز میں

نہ بنا دیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں، پھر جو کچھ فیصلہ آپ کر لیں اس سے اپنے دل میں کوئی تنگی بھی نہ پائیں، بلکہ مکمل طریقے سے سرِ تسلیم خم کر دیں)

اگر کوئی انسان آپ کے سامنے صحیح ثابت شدہ حدیث بیان کرتا ہے یا حسن درجے کی تو یہ نہیں کہ واللہ! یعنی (اس سے ٹکراؤ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے) مختلف مثالیں بیان نہ کرو۔ یہ وہی بات ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی فرمائی جیسا کہ سنن ابن ماجہ کے مقدمے[1] میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔

یعنی جب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

”عَلَى مَنْ أَكَلَ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ الْوُضُوءَ“

(ہر وہ چیز جو آگ پر پکی ہو یا آگ اس کو چھوئی ہو اسے کھانے والے پر وضو ہے)۔

اس حدیث کو اس مسئلے کے تحت ذکر فرمایا کہ جس نے کوئی ایسی چیز کھائی ہو جو آگ پر پکی ہو تو اسے وضوء کا حکم ہے، تو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک نے یہ کہا: پھر خود ”حمیم“ یعنی گرم پانی کا کیا حکم ہے، کیا ہم اس سے وضوء کریں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”يَا ابْنَ أَخِي إِذَا بَلَغَكَ حَدِيثُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ“

(اے بھتیجے، جب تمہارے پاس کوئی حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ جایا کرے تو اس طرح سے مثال بیان نہ کرو)۔

یعنی بس تسلیم کرو یہ قاعدہ ہے، بارک اللہ فیکم۔

[1] رواه ابن ماجه فی المقدمة، باب تعظيم رسول الله صلى الله عليه وسلم والتغليظ على من عارضه، حديث رقم (22)، مختصراً كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء مما غيرت النار، حديث رقم (485). والترمذي: كتاب الطهارة، باب ماجاء فی الوضوء مما غيرت النار، حديث رقم (79)-

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔